REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴ — شمارہ ۲۳

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپیہ
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۴ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ — ۵ راحسان ۱۳۵۴ ہش — ۵ رجون ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ راحسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۲۶ رمئی میں شائع شدہ اطلاع ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احبابِ جماعت توجہ: الحاح اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔

★ سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲ راحسان (جون)۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ مع جملہ درویشانِ کرام خیر و عافیت سے ہیں۔

قادیان ۲ راحسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۲۹ رمئی کو حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے سب اہل و عیال حیدرآباد میں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

مظفر نگر میں جماعت ہائے احمدیہ اُتّر پردیش کی دو روزہ کامیاب کانفرنس

مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض دوسرے احباب کی شرکت

شدید مخالفت کے باوجود خدا کے فضل سے کانفرنس کامیاب رہی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ

جماعت ہائے احمدیہ اُتّر پردیش کی نویں دو روزہ سالانہ کانفرنس ۲۴، ۲۵ رمئی ۱۹۷۵ء کو یو۔پی کے شہر مظفر نگر میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ اِس کانفرنس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے شرکت فرمائی۔ قادیان سے چھبیس ۲۶ افراد کی شمولیت کے علاوہ خام پور۔ میرٹھ۔ بہادر آباد۔ رڑکی۔ امبیٹہ۔ گوپالی۔ امروہہ۔ لکھنؤ۔ بریلی۔ تلکور (انبالہ)۔ فتح پور کانپور۔ شاہجہانپور۔ راٹھ۔ ہاپوڑ۔ بھسانی۔ بنارس۔ بیجو پورہ۔ جھلانواں۔ رمالہ۔ دہلی۔ سہارنپور۔ کی جماعتوں میں سے کثیر تعداد میں احمدی احباب شریک ہوئے۔

کانفرنس کی تیاری

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ کے ساتھ مل کر کانفرنس کی تیاری کی غرض سے خاکسار کو نظارت تبلیغ نے آٹھ روز قبل مظفر نگر پہنچنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی۔ مکرم محمد مظاہر حسین صاحب۔ مکرم محمد یعقوب صاحب۔ مکرم محمد عارف صاحب۔ مکرم اعجاز محمد خان صاحب بھی کانفرنس شروع ہونے سے کافی روز پہلے اپنے کام چھوڑ کر کانفرنس کی تیاری کے لئے مظفر نگر پہنچ چکے تھے۔ اس کانفرنس کی تشہیر کے لئے چند روز پہلے کئی قسم کے چھوٹے اور بڑے ہندی اور اردو میں پوسٹرز اور ہینڈ بلز چھپوائے گئے۔ جو شہر اور مضافات میں چسپاں کئے گئے۔ اور معززینِ شہر اور حکّامِ بالا کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے اجلاسات کرنے کی غرض سے ٹاؤن ہال ریزرو کروایا گیا۔ مہمانوں کے قیام کے لئے برہمن انٹر کالج اور بارہ دری کی اجازت لی گئی۔

مشکلات اور مخالفت کا طوفان

مظفر نگر سے چند میل کے فاصلے پر دیوبند ہے۔ اس لئے ملّاؤں نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف سادہ لوح عوام کو بھڑکانے کے لئے مخالفانہ اشتہارات اور پمفلٹ اور فتویٰ کفر شائع کروا کر تقسیم کئے۔ اور لوگوں کو ہمارے خلاف اُکسایا۔ اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے ہماری وہ تمام جگہیں جہاں ہم نے کانفرنس کے لئے مہمانوں کو ٹھہرانا تھا اور اجلاسات کرنے تھے اُن کی اجازت منسوخ کروا دی۔ آخر کار محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی جو ۲۴ رمئی کو مع مولوی عبد الحق صاحب فضل کیرنگ (اڑیسہ) کے دَورہ سے فارغ ہو کر مظفر نگر کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے تھے۔ D.M. صاحب کی کوٹھی پر گئے اور ان سے ملاقات کر کے تمام حالات ان کو بتلائے۔ اور جماعتِ احمدیہ کا موقف بیان کرتے ہوئے کانفرنس کیلئے برہمن کالج کی اجازت حاصل کر لی۔ آپ کے ہمراہ مکرم حمید اللہ خان صاحب اور خاکسار حمید الدین شمس بھی تھے۔

باوجود اس کے کہ ہمارے لئے حفاظتی انتظامات و تدابیر ہر لحاظ سے کی ہوئی تھیں۔ لیکن پھر بھی جہاں ہمارے احمدی اکیلے دوکیلے نکلتے نام نہاد مسلمان ان کو زد و کوب کرتے۔ ہمارے بعض نوجوان تانگے پر کانفرنس کا اعلان کر رہے تھے جب وہ مسلمانوں کے محلّہ سے گزرے تو ان کو لوہے کی سلاخوں سے زخمی کر دیا گیا۔ گھڑیاں اور نقدی چھین لی۔ لاؤڈ اسپیکر توڑ دیا۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب لکھنؤ۔ عزیز قمر عالم صاحب کانپور۔ عزیز مسعود احمد صاحب میرٹھ۔ مکرم انوار محمد صاحب راٹھ۔ اور مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کو شدید ضربیں آئیں۔ نیز عزیز عبد الحفیظ صاحب گیانی قادیان۔ عزیز وحید الدین صاحب قادیان۔ عزیز انعام الحق صاحب قادیان کو بھی لاٹھیوں سے پیٹا گیا۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ کو مارنے کے لئے مظفر نگر کے بعض نامی غنڈے آگے بڑھے جس پر مکرم داؤد احمد صاحب لکھنؤ۔ مکرم ظفر عالم صاحب کانپور دُور سے دیکھ کر جھپٹ پڑے اتنے میں پولیس نے آکر چھڑا دیا۔ لیکن ان نوجوانوں کی کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیشِ نظر یہ تھی کہ چہروں پر مسکراہٹ تھی اور کہہ رہے تھے کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمارے چہروں سے مسکراہٹ چھین نہیں سکتی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ نے جماعت کے تمام دوستوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ مار کھا لو لیکن کسی پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ کیونکہ یہ مظلومیت خدا کو بھی پسند ہے۔ اور ایک دن یہ رنگ لائے گی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

چونکہ مخالفت کی وجہ سے ماحول پہلے سے ہی خراب تھا اور محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں متواتر اطلاعات دی جاتی رہیں۔ لیکن جماعت ہائے احمدیہ اُتّر پردیش کی بے حد خواہش تھی کہ محترم صاحبزادہ صاحب اِس کانفرنس میں ضرور شمولیت فرمائیں۔ چنانچہ آنمحترم حسبِ پروگرام ۲۴ رمئی دن کے گیارہ بجے بذریعہ کار مظفر نگر وارد ہوئے۔ آپ کے قیام کا انتظام جماعت نے والگا ہوٹل میں کیا ہوا تھا۔ اور ڈی۔ایم صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب کی حفاظت کا خاص انتظام کیا ہوا تھا۔

کانفرنس کا پہلا دن

کانفرنس کے پہلے دن کا اجلاس مورخہ ۲۴ رمئی

سلسل صلا پر ←

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

بوقت آٹھ بجے شب برہمن کالج کے وسیع صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوتِ قرآن پاک کے بعد عزیز وحید الدین صاحب قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نورِ سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج مبلغ بمبئی نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مذہب اسلام ہے ہماری شریعت قرآن ہے۔ ہمارا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اور ہم جملہ ارکانِ اسلام پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں۔ نیز جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے بیرونی ممالک میں ہو رہی ترقی پر روشنی ڈالی۔ اور موجودہ دَور میں امن کی ضرورت نیز جملہ پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرنے کی اہمیت بیان کی۔ نیز آپ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔

اس کے بعد مظفر نگر کی مشہور سوشل ورکر شریمتی مالتی دیوی نے سری کرشن جی کے جیون چرتر پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ نیز کہا کہ مظفر نگر کے رہنے والے مسلمانوں نے آپ مہمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اس پر سخت افسوس ہوا ہے۔ آپ نے کہا، میں نے سُنا ہے کہ مارنے والوں نے کہا "اگر ہم ایک احمدی کو مار دیں گے تو ہمیں جنت مل جائے گی"۔ ہمارا بڑا فرض یہ ہے کہ ہم انسانیت سیکھیں۔ جتنی مشکلات اُٹھا کر احمدی خدمتِ اسلام کا کام کر رہے ہیں، مجھے یقین ہے کہ آپ بد دل نہیں ہوں گے۔ اور اپنا یہ کام جاری رکھیں گے اور اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

تیسری تقریر مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے سیرت حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیتِ کریمہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نے اپنی صداقت پر اعلان کیا تھا کہ اے لوگو! میں نے تم میں اپنی زندگی کا ایک عرصہ گزارا ہے۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔ نیز آپ نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کفارِ مکہ کی طرف سے ڈھائے جانے والے مصائب و مشکلات کے دَور کا ذکر کرتے ہوئے حضورؐ کے صبر و ثبات کو پیش کیا۔

آپ کے بعد عزیزہ آنسہ ناصر بنت مکرم نور الدین صاحب میرٹھ نے نظم پڑھی۔

چوتھی تقریر ورلڈ پیس کے موضوع پر ... نے کی۔ آپ نے دورانِ تقریر کہا کہ "شری مرزا غلام احمد قادیانی ایسے بزرگ تھے جو تمام بنی نوع کے دوست اور امن کے علمبردار تھے"۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کی صلحِ کل تعلیم کو نہایت مؤثر اور کامیاب بتاتے ہوئے کہا کہ اس وقت امن کو قائم کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ تمام مذاہب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور مذہبی رواداری سے کام لیں۔

بعدہٗ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے دلنشین رنگ میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آپؑ نے جب دعویٰ کیا تو اکیلے تھے۔ لیکن آج آپؑ کے ماننے والے ایک کروڑ سے زائد ہیں۔ نیز آپؑ کی امن اور شانتی کی تعلیمات پر مفصل روشنی ڈالی۔

اِس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی تھی۔ جس میں آپ نے امن و شانتی کے سلسلہ میں اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کو مؤثر انداز میں پیش فرمایا۔ اور مقامی مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ احمدیوں کے بارہ میں ان کا شرپسند کردار اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

بالآخر صدارتی خطاب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جس خدا پر ہم ایمان لائے ہیں وہ فرماتا ہے کہ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ کسی رنگ و نسل اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور سب کو مساوی طور پر سامان بہم پہنچاتا ہے۔ مگر یہ انسان کی بدقسمتی ہے کہ جو مذہب خدا سے ملانے اور اتحاد پیدا کرنے آیا تھا اسی کو باہمی دشمنی کا ذریعہ بنا لیا گیا۔ خدا نے ایسے انسان بھیجے ہیں جو لوگوں کیلئے بہترین نمونہ تھے۔ پاکباز تھے۔ وہ سچائی کے لئے اور دلوں کو جیتنے کے لئے آئے تھے۔ آج بھی ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہی ہے۔ خدا کی طرف سے آنے والا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا یہ ازلی قانون ہے جماعتِ احمدیہ کی ہر دَور میں اور ہر رنگ میں مخالفت ہوئی۔ مگر ہر دفعہ اور ہر دَور میں مخالف قوتیں ناکام ہوئیں۔ جماعتِ احمدیہ کے عقائد اسلام سے الگ نہیں بلکہ احمدیت حقیقی اسلام ہی ہے۔ وہ لوگ جو کہتے تھے کہ خدا آج بولتا نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں فرمایا کہ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے آئے ہوئے معززین شہر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے کہ آپ لوگ ان باتوں پر غور کریں گے۔ اور سچائی کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ سوا دس بجے رات جلسہ ختم ہوا۔

دعوتِ عصرانہ

شریمتی مالتی دیوی صاحبہ سوشل ورکر نے جو پہلے دِن کی کانفرنس اور جماعت احمدیہ کے نظریات سے بہت متاثر ہوئی تھیں۔ علمائے کرام کو دعوتِ عصرانہ دی۔ جہاں نہایت خوشگوار ماحول میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد و نظریات پر تفصیلاً معلومات بہم پہنچائیں۔ جن سے سب محظوظ ہوئے۔ اس موقع پر بعض اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان بھی شامل تھے۔ اور شریمتی موصوفہ کے محترم شوہر بھی موجود تھے۔

۲۵ مئی۔ دُوسرا اجلاس

یہ اجلاس آٹھ بجے شب تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوا جو مکرم محمد انعام صاحب ذاکر رانٹھ نے کی اور نظم مکرم منور احمد صاحب طاہر رانٹھ نے پڑھی۔

تعارفی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ آپ نے دَورانِ تقریر بیان فرمایا کہ ہر شخص کا وہی عقیدہ سمجھا جاتا ہے جو وہ خود بیان کرے۔ احمدیوں کے وہی عقائد ہیں جو اسلام نے بیان کئے ہیں۔ اسلام کے ارکان پر ایمان اور عمل ہمارا مذہب ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے کسی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ نیز آپ نے شرائطِ بیعت پڑھ کر سنائے۔ خاص طور پر اس شرط کو جس میں یہ تحریر ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین یقین کرتے ہیں۔ فاضل مقرر نے موجودہ علماء کی کذب بیانیوں کو عوام کے سامنے رکھا۔ آپ کی تقریر کے بعد

جماعتِ احمدیہ کے عقائد

کے بارہ میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جماعتِ احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ احمدیت حقیقی اسلام ہی ہے۔ ارکانِ اسلام پر ہم صرف یقین ہی نہیں کرتے بلکہ ان پر سختی سے عامل بھی ہیں۔ نیز آپ نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض اقتباسات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دِل سے خاتم النّبیّین یقین کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے مسئلہ وفاتِ مسیح پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور جہاد پر احمدیوں پر کئے جانے والے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ احمدی جہاد کو منسوخ قرار نہیں دیتے بلکہ جہادِ کبیر یعنی قرآن مجید کی اشاعت کرتے ہیں۔

ختمِ نبوّت کی حقیقت

اس موضوع پر مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے تقریر کی۔ آپ نے آیت خاتم النّبیّین کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دیوبندی علماء اور ہمارے درمیان اس آیت کی تشریح میں کوئی اصولی اختلاف نہیں۔ آپ نے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے بعض حوالہ جات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دیوبندی علماء کا اور ہمارا نظریہ اس سلسلہ میں ایک ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بزرگانِ اُمّت کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ غیر تشریعی اور اُمتی نبی آ سکتا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد عزیز محبوب احمد امروہوی نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا

جماعتِ احمدیہ کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے واقعۂ صلیب کی وضاحت فرمائی۔ نیز جماعتِ احمدیہ پر تحریفِ قرآن کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ نیز فرمایا عیسیٰ علیہ السلام آمدِ ثانی میں نبی ہوں گے۔ اور اُمتی نبی آ سکتا ہے۔ اور مسیح اور مہدی کی آمد کے بارہ میں عقیدہ اور دیگر عقائدِ احمدیت پر بڑی تفصیل سے دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی۔ جس سے سامعینِ کرام بہت محظوظ ہوئے۔ فاضل مقرر نے اپیل کی کہ جس شخص کو ہمارے بارے میں شک ہے، اس کے لئے آسان طریق رفعِ شک کا یہ ہے کہ وہ دُعا کرے۔ یہ تقریر قریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔ جس کو سامعین نے نہایت توجّہ سے سُنا۔ اور بعد میں بھی اس تقریر میں پیش کردہ اُمور کا وہ بار بار ذکر کرتے رہے۔

صدارتی خطاب

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی کانفرنس کے دو دن مقرر تھے۔ اور آج دُوسرے دن کے اجلاس کی کارروائی ختم ہو چکی ہے۔ آنمحترم نے حاضرین کی تعداد میں اضافہ پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ مقامی حکام نے اپنے فرائض جس خوش اسلوبی اور چوکسی سے انجام دیئے ہیں اس کے لئے میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور یہاں مظفر نگر کے تمام بھائیوں سے توقع رکھتا ہوں اور درخواست بھی کرتا ہوں کہ مختصر وقت میں مختصر باتیں کی گئی ہیں۔ سینکڑوں اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کا جواب ہماری جماعت کی طرف سے دیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ قادیان سے بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور مزید سوالات پوچھنے ہوں تو ہماری طرف سے ہر وقت خدمات حاضر ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم ایک خدا پر ایمان لانے والے ہیں۔ اس کو سب قدرتیں حاصل ہیں۔ انسان خواہ کروڑوں ہوں وہ خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

زندہ خُدا کی زندہ قدرتوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہم توحیدِ کامل پر قائم نہیں ہو سکتے

یہ زندہ قدرتیں جن صفاتِ باری کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں اُن میں صفتِ رحیمیت اور رحمانیت خاص اہمیت رکھتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیار اور اُس کے حُسن و احسان کے جلووں کو پہچانو اور ان سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ احسان ۱۳۵۴ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"جب تک زندہ خُدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے۔ اور نہ یقینی طور پر وہ خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔"

زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ

اس پاک وجود کی صفات کے جلووں کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو صفاتِ باری انسان سے تعلق رکھتی ہیں اُن کا کامل علم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے۔ ان صفات میں سے چار اُمہات الصفات ہیں۔ یعنی بنیادی صفاتِ باری ہیں جن کا ذکر سورۂ فاتحہ میں آتا ہے۔ ربّ، رحمٰن، رحیم اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن۔ ان صفات میں سے رحمٰن اور رحیم کے متعلق اِس وقت میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

صفتِ رحمٰن کے جلوے

ہمیں دو قسم کے (اصولی طور پر) نظر آتے ہیں۔ ایک وہ احکام و قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس عالمین میں اس لئے جاری ہوئے کہ انسان کو اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہماری بقاء کے لئے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اور ہمارے کسی عمل کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ محض

رحمانیت کی صفت کے اظہار کے لئے

ہوا کو پیدا کیا تاکہ ہم سانس لیں اور زندہ رہیں۔ ہماری غذائی احتیاجوں اور ہمارے جسمانی نظام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سورج بنا دیا اور اس کا ایک خاص تعلق زمین سے قائم کیا۔ سورج اور زمین کا باہمی تعلق دن اور رات کو پیدا کرتا ہے اور ہمارے آرام اور کام کے سامان اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بارہ مہینے رات ہی رہتی تو انسان اس قسم کی دنیوی ترقیات حاصل نہ کر سکتا جو وہ کر چکا ہے، کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔ اس لئے بھی کہ

روشنی کے ذریعہ

بہت سے کام کئے جاتے ہیں۔ ہماری ترقی میں روشنی یا سورج کی کرنوں کا بڑا دخل ہے۔ مثلاً سائنس کی ترقی میں اس طرح کہ سورج کی کرنوں کے اثر کے نتیجہ میں ہماری زمین میں بہت سی خاصیتیں پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں زراعت کا علم ترقی کرتا ہے اور زراعتی علم نے ترقی کی ہے۔ اور آئندہ بھی ترقی کرتا رہے گا۔ اور پھر اگر سردی زیادہ ہو جاتی ہمیشہ اندھیرا رہنے کے باعث تو انسان کے لئے کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا۔ اگر بارہ مہینے سورج ہی نکلا رہتا تو زمین جل کے کوئلہ ہو جاتی۔ اس معنی میں کہ اس کی بہت سی خصوصیات مر جاتیں اور انسان اس سے فائدہ نہ اُٹھاتا اور آرام کرنا بھی اُس کے لئے مشکل ہو جاتا۔ اور یہ زمین انسانی رہائش کے قابل نہ رہتی اور بے آباد ہوتی۔ پس بے شمار ایسی چیزیں اور ایسی خاصیتیں اور ایسے ستارے جو ہم سے دُور ہیں اور ایسے سامان جو اس دُنیا میں ہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے تاکہ انسان جسمانی اور رُوحانی لحاظ سے ترقی کر سکے۔ کیونکہ دن کے بعد جو رات آتی ہے وہ قُربِ الٰہی، مقامِ محمود کے حصول کے سامان بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر دن ہی ہوتا بارہ مہینے کا تو انسان کے لئے روحانی طور پر مقامِ محمود تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔

بہرحال یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہماری پیدائش سے پہلے نسلِ انسانی کی پیدائش سے بھی پہلے رحمٰن خدا نے اپنے کامل علم اور کامل رحمت کے نتیجہ میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔

ایک دوسری قسم کے رحمانیت کے جلوے ہیں

جو روز بروز۔ لحظہ بہ لحظہ۔ گھڑی بہ گھڑی ہمیں نظر آتے ہیں۔ ان کی طرف میں بعد میں جاؤں گا۔ پہلے میں رحیمیت کو لیتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی صفتِ رحیمیت ہماری تدبیر میں برکت ڈالتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دُعا بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ اور جب مادّی تدبیر ہم انتہا کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادّی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے جو قانون وضع کئے تھے وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی۔ لیکن یہ ایک مومن کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے ربّ رحیم کی ضرورت ہے۔ اور وہ دُعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ پس ایک مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی جب تک دُعا اس کا جزو لازم نہیں ہوتا۔ پس رحیمیت کے ساتھ

عاجزانہ پُرسوز دُعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے

اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے اگر وہ یہ سمجھے کہ مادّی تدبیر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی کوئی ضرورت نہیں تو وہ مشرک بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ تو بتایا ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں دُنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دُنیا کمانے کے لئے جو دُنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں۔ ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں اور اس ورلی زندگی کا آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سعی اور کوشش میں دُعا مخفی ہوتی ہے۔ لیکن خدا کا ایک مومن بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ اُس نے تدبیر کی اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے اس تدبیر کو صرف اس دُنیا میں کامیاب کر دیا اور اُخروی دُنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدّر نہیں کیا۔ کیونکہ ایک مومن جانتا ہے کہ چونکہ اُخروی زندگی یقینی ہے۔ اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے۔ موت تو ایک پردہ ہے۔ گرا رہتا ہے۔ پھر اُٹھ جاتا ہے۔ پھر انسان دوسری دُنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب تک اُسے یہ یقین نہ ہو کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا

سے حقیقی آرام نہیں حاصل ہو سکتا۔ پس

دُعا تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہے

بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادّی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دُعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء میں اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں تو اس کا فضل مومن کے شامل حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دُنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے اور اُخروی زندگی میں بھی۔ لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی دُنیا میں گم ہوگئیں اور ان کی ساری زندگیاں اسی دنیا کے لئے ہوگئیں جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو بھلا دیا اور اس کے نتیجہ میں صرف اس دنیا کی کامیابیاں انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے روز ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس بعض خدائے رحیم سے محض دُنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں (اس کے وعدے کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو اپنے خدائے رحیم سے اس دُنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں اور اُخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس یقین کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے اپنے ربّ سے لینا ہے۔

خدا تعالیٰ کی

رحمانیت کے جلوے ایک دوسرے رنگ میں

بھی ہمیں نظر آتے ہیں وہ اس طرح پر کہ بعض دفعہ ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ کوئی تدبیر سوجھتی ہی نہیں۔ مثلاً ایک مریض ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ہم صحیح تشخیص پر پہنچے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اس مریض کو کینسر کی بیماری ہے۔ اور جتنی دوائیں اس وقت تک انسان کو اس مرض کے علاج کے لئے معلوم ہیں۔ وہ استعمال کرتے ہیں، ایلوپیتھک بھی، طبّ یونانی، ہومیوپیتھک بھی اور حمدردی نسخے بھی لیکن ہر قسم کی دوا دینے کے بعد بھی مرض کو افاقہ نہیں ہوتا۔

ایک ایسا مریض ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے۔ دُنیا کے چوٹی کے ڈاکٹر معائنہ کرتے ہیں اور نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو مرض کیا ہے۔ مرض کی تشخیص ہی نہیں ہو سکتی۔ ابھی پچھلے دنوں ہمارے ایک احمدی دوست چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جو انگلستان میں ہیں اُن کو بخار آنے لگا (پہلے بھی اس قسم کی بیماری میں وہ مبتلا ہوئے تھے۔ پھر آرام آگیا۔ اور اب پھر اُن کو اسی بیماری کا حملہ ہوا) ہسپتال میں رہے بڑا ترقی یافتہ ملک ہے۔ بڑے ماہر ڈاکٹر ہیں۔

بڑے تجربہ کار معالج ہیں

مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہسپتال میں رکھا۔ پتہ نہیں لگتا کہ بیماری کیا ہے۔ اگر بیماری کا پتہ ہی نہ لگے تو علاج کیسے ہو۔ کیا دوا دینی چاہئیے اس کا پتہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اور اگر دوا کا پتہ نہ لگے تو مادّی تدبیر نہیں کی جا سکتی۔ اور رحیمیت کے جلوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رحیمیت کا جلوہ تو وہاں نظر آتا ہے۔ جہاں تدبیر اپنے کمال کو پہنچے۔ پس

بعض دفعہ تدبیر ناکام ہو جاتی ہے

ہر قسم کی تدبیر کی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ کئی دوست خط لکھتے ہیں کہ تجارت کرتے ہیں۔ ہر قسم کے جتن کر دیکھے ہیں فائدہ نہیں ہوتا۔ جس چیز میں ہاتھ ڈالتے ہیں نقصان ہوتا ہے۔ ہر قسم کی تدبیر کی۔ احمدی تو تدبیر کا ایک لازمی حصّہ چونکہ دُعا کو سمجھتا ہے اس لئے وہ دُعا جو تدبیر کا حصّہ بنتی اور مادّی تدبیر کی کامیابی کے لئے کی جاتی ہے اور خدا کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتی ہے وہ بھی کی گئی اور ناکام ہوگئی۔ پس انتہائی تدبیر کی کیونکہ مادّی تدبیر بھی کی اور اس کے بہتر نتائج کے لئے دُعا کی صورت میں روحانی تدبیر بھی کی۔ لیکن نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہ نکلا۔ ایسے دوست بہت پریشان ہوتے ہیں اور پریشانی کا باعث یہ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کی صفت کیوں ہمارے حق میں جوش میں نہیں آتی۔ پس بعض دوست پریشانیاں اُٹھاتے ہیں۔ ناکامیوں کا منہ دیکھتے ہیں اور میں بھی اُن کے لئے پریشان ہوتا ہوں۔

پس اگر تدبیر ناکام ہو جائے یا اگر تدبیر سوجھے ہی نہ ہر دو صورتوں میں

ہمیں خدائے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئیے

جس وقت مریض لاعلاج قرار دیا جاتا ہے اور مادّی تدبیر کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے کی گئی دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر مبرم ہے۔ اس وقت اگر رحمٰن کی صفت رحمانیت کے آگے عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے رحمان خدا سے یہ کہا جائے کہ اے ہمارے ربّ! تو رحیم بھی ہے، تُو رحمٰن بھی ہے، ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم تیری صفت رحیمیت کا دروازہ کھلوانے میں ناکام ہوئے ہیں۔ اب ہم تیری رحمٰن ہونے کی صفت کے حضور جھکتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ نہ ہمارا کوئی عمل نہ کوئی تدبیر جس طرح تُو نے سورج اور چاند کو نیز بے شمار ستاروں کو ہماری فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب بھی اپنی رحمانیت کی صفت کا ایک جلوہ دکھا اور یہ کام کر دے۔

تو جب رشتہ دار مایوس ہو جاتے ہیں اور طبیب مریض کو لاعلاج قرار دیتا ہے۔ اور وہ دعائیں جو تدبیر کا ہی حصّہ ہیں، تدبیر بھی ہیں، وہ بھی قبولیت حاصل نہیں کرتیں۔ اس وقت اگر ہم رحمٰن خدا کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو بسا اوقات وہ ہمارے لئے کھولا جاتا ہے ہمارے ربّ نے جس طرح بے شمار چیزیں ہمارے اعمال سے بھی پہلے ہمارے لئے پیدا کر دی تھیں اور ان کو ہماری خدمت میں لگا دیا تھا وہ خدائے رحمٰن اپنی تمام قدرتوں اور طاقتوں کے ساتھ آج بھی اسی طرح زندہ ہے جس طرح آج سے پہلے تھا۔

غرض جب رحیمیت کا دروازہ نہ کھلے تو

ہمیں رحمانیت کے دروازے پر جا کے کھڑے ہو جانا چاہئیے

اور یہ عرض کرنا چاہئیے کہ تدبیریں تُو نے پیدا کیں، اُن کے استعمال کا ہمیں حکم دیا، تدبیر کو کمال تک پہنچانے کے لئے تدبیر کا ہی ایک حصّہ بنا کر تدبیر کی کامیابی کے لئے دُعا کا ہمیں حکم دیا، ہم نے اپنے جتن کئے، ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ اس لئے تُو ہمارے لئے اپنی صفتِ رحمانیت کو جوش میں لا اور ہماری ضرورت کو پُورا کر۔ جس طرح بے شمار ضرورتیں تُو نے ہمارے بغیر کسی عمل اور استحقاق کے اس سے پہلے پوری کر دیں۔

یہ رحمٰن کا جلوہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لنڈن نے دیکھا۔ ڈاکٹروں نے کہا تشخیص نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کو شفا دے دی۔ بڑا کام کرنے والے ہیں وہ۔ بڑا وقت دیتے ہیں جماعتی کاموں کے لئے۔ چار پانچ روز ہوئے اُن کا خط آیا ہے کہ میں اب ہسپتال سے گھر آگیا ہوں۔ بڑا خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر توفیق دی ہے جماعتی کاموں کے کرنے کی۔ تو ہم نے ان کی وساطت سے اور انہوں نے اپنی ذات میں خدائے رحمٰن کی رحمانیت کا جلوہ دیکھا۔

پس جو دوست مثلاً اپنی تجارت میں ناکام رہتے ہیں اور بعض تو میرے علم میں ایسے بھی ہیں کہ ساری عمر انہوں نے ناکامیوں کا منہ دیکھا ہے اُن کو

اس طرف متوجہ ہونا چاہئیے

کہ وہ اللہ کی صفتِ رحمانیت کا در کھٹکھٹائیں اور اس سے مدد حاصل کریں کیونکہ اگر یہ صحیح ہے، اور یقیناً یہ سچ ہے، کہ جو نعمتیں اور جو مفید چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے لئے اور ہماری خدمت کے لئے پیدا کیں اُن کا شمار انسان سے نہیں ہو سکتا۔ تو جس رحمان نے اتنی نعمتیں ہماری کسی خدمت یا ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ صرف رحمت کے نتیجہ میں پیدا کیں۔ اس کے متعلق ہم یہ بدظنی نہیں کر سکتے کہ ہماری زندگی میں اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو وہ خدائے رحمٰن ہماری مدد کو نہیں آئے گا۔ ہماری پیدائش سے پہلے بھی اس نے ہماری مدد کی، ہمارے فائدہ کی سوچتا رہا ہے تو ہماری پیدائش کے بعد وہ کیسے ہمیں دھتکار دے گا۔ اگر ہم واقع میں اپنے دل میں اس کی معرفت رکھتے اور اس کی صفتِ رحمانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں تو یقیناً رحمان خدا کی صفت کا دروازہ ہمارے لئے کھولا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس قسم کی رحمتوں کے سامان ہمارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت صرف پہلے زمانوں سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ

ہماری زندگی میں بھی اس کے جلوے نظر آتے ہیں

مَیں نے بعض مثالیں دی ہیں لیکن ہر انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اپنی طرف سے ہر تدبیر کر چکا اور ناکام رہا۔ اُس کو اس وقت خدائے رحمان کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جو متوجہ ہوتے ہیں اُن کے لئے یہ دَروازہ کھولا جاتا ہے اور صفتِ رحمانیت کے وہ جلوے دیکھتے ہیں۔

پس زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے بغیر ہم توحیدِ کامل پر قائم نہیں ہو سکتے۔ اور زندہ خدا کی زندہ قدرتیں جن صفات سے ظاہر ہوتی ہیں ان میں سے دو صفات رحیمیتؔ اور رحمانیتؔ کی صفات ہیں۔

رحیمیت کی صفت ہم پر یہ ذمّہ داری عائد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں۔ ان سامانوں کو بہترین رنگ میں ہم استعمال کریں اور ساتھ ہی روحانی تدبیر سے بھی کام لیں اور اس طرح اپنی تدبیر کو کمال تک پہنچائیں۔ کیونکہ اگر تدبیر اپنے کمال کو نہ پہنچے تو بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے۔ پس

تدبیر کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے

عقلاً بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں بھی۔ جب انسان اس دُنیا میں تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں صفتِ رحیمیت کا وہ جلوہ دیکھتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ دُنیادار انسان جو خدا پر یقین نہیں رکھتا وہ رحیمیت کا جلوہ تو دیکھتا ہے مگر وہ بدقسمت اسے پہچانتا نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ مَیں اپنے زور سے کامیاب ہُوا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے دائیں بائیں، آگے پیچھے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اسی کی طرح ہی تدبیر کو اپنی انتہا تک پہنچایا۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ مثلاً سائنسدان ہیں ایک ایک مسئلہ کے حل کے لئے بعض دفعہ دو دو سو سائنسدان تحقیق میں لگے ہوتے ہیں۔ اور صرف ایک یا دو اس مسئلے کو حل کر پاتے ہیں اور باقی ناکام رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ تدبیر بظاہر ایک جیسی تھی۔ اب جو دو کامیاب ہوئے یا ایک کامیاب ہُوا تو وہ سمجھتا ہے کہ مَیں اپنی تدبیر سے کامیاب ہُوا۔ اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ایک سو ننانوے دوسرے سائنسدان جو ہیں وہ اسی قسم کی تدبیر کرنے کے باوجود ناکام کیسے ہو گئے؟

پس اللہ تعالیٰ بعض پر رحیمیت کا جلوہ ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ جلوہ تو وہ دیکھتے ہیں لیکن صرف دُنیا کی آنکھ رکھتے ہیں۔ رُوحانی بینائی سے محروم ہیں۔ اس لئے ان جلوؤں کے باوجود وہ

خدائے رحیم کی معرفت

سے محروم رہ جاتے ہیں۔

رحیمیت کے جلوے جماعتِ مومنین بھی ہر روز ہی دیکھتی ہے۔ کیونکہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے لئے بیس منٹ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے گھنٹہ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے دو گھنٹے کی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہُوا ہے۔ اور بہت سی تدبیریں دن کے ایک حصّہ میں ہی کمال کو پہنچ جاتی ہیں مثلاً عورت نے گھر میں کھانا پکانا ہوتا ہے۔ کوئی ایک گھنٹہ میں کھانا تیار کر لیتی ہے کوئی دو گھنٹے میں۔ اگر کوئی عورت یہ سمجھے کہ مَیں نے تدبیر کر لی اور کھانا پک گیا اب مجھے اپنے ربّ کی رحمت کی ضرورت نہیں تو ایسی عورت کو سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی اس طرح بھی کرتا ہے کہ جس وقت بڑے شوق اور محنت سے وہ سالن تیار کر چکی ہوتی ہے اور خوش ہوتی ہے کہ میرے بچوں کو میرے خاوند کو اچھی غذا مل جائے گی۔ تو ایک بچہ دوڑتا آتا ہے اور اس کی ٹھوکر سے ساری ہنڈیا چولہے کے اندر گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ تیری تدبیر ہی کافی نہیں میرا فضل جب تک ساتھ نہ ہو انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

کافر اور منکر کہتا ہے یہ حادثہ ہے۔ مومن کہتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مجھ سے گناہ سرزد ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میری تدبیر کے ساتھ شامل نہ ہوئی۔ اس طرح

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دیتا ہے

کہ جب تک میری رحیمیت کا جلوہ تمہاری تدبیر کے ساتھ نہیں ہوگا۔ تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح ہمیں اپنی زندگیوں میں، اپنے ماحول میں بھی یہ نظر آتا ہے کہ کبھی تو تدبیر ہی نہیں سوجھتی کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ کبھی ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا اس وقت یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرا فضل اگر تم نے حاصل کرنا ہے تو میری صفتِ رحمانیت کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہو۔ دوسری صفات کا جلوہ مَیں تمہارے لئے نہیں دکھاؤں گا۔ ایسے بندے کو رحمٰن کی طرف جُھکنا چاہیئے۔ اور اس وقت جو دُعا ہوگی دراصل تدبیر کا حصّہ نہیں ہوگی کیونکہ یہ دُعا مادّی تدبیر کی کامیابی کے لئے نہیں بلکہ یہ دُعا تو ایک عاجز بندے کے عجز کا اظہار ہے۔ بندہ اس خدائے رحمان کے دَروازے کے پاس جا کے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رحمان خدا! مَیں نے دُعائیں بھی کر لیں، مَیں نے تدبیر بھی کر لی۔ مگر ناکامی ہے کہ مجھے چھوڑتی نہیں۔ اب مَیں تیرے پاس آیا ہوں جس طرح تُو نے پہلے رحمانیت کے جلوے مجھے دکھائے اب بھی دِکھا۔!

تو یہ وہ دُعا نہیں جو تدبیر کا حصّہ بنتی ہے بلکہ محض عاجزی کا، بےبسی کا اظہار ہے کہ تدبیر بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ تدبیر کے نتیجہ خیز ہونے کی دُعا بھی ردّ ہو گئی۔ بلا استحقاق دیدے اے میرے رحمٰن خدا۔ اور بہت ہیں جو اس طرح خدائے رحمٰن کی رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں) ہم ہر روز اپنی زندگیوں میں، اپنے گھروں میں، اپنے ماحول میں، اپنی جماعت میں، اپنی دُنیا میں جس میں ہم اپنی زندگی گزار رہے ہیں رحیمیت اور رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ اور

زندہ خُدا کی زندہ تجلیّات کا مشاہدہ

کرتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلووں کے مشاہدہ کی توفیق اور معرفت عطا کرے وہی لوگ ہیں جو توحیدِ خالص پر قائم ہیں اور حقیقی طور پر اللہ تعالےٰ کے مطیع اور فرمانبردار اور جاں نثار ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو مَردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی

حقیقی توحید پر قائم کرے

اور محبّت اور پیار، حُسن اور احسان کے جو جلوے ہمارے سامنے وہ ظاہر کرتا ہے ہم میں سے ہر ایک کو خود ہی توفیق عطا کرے کہ ہم اُنہیں پہچانیں اور ان سے فائدہ حاصل کریں۔

اخبارِ قادیان

- مورخہ ۲۵؍۵ آج مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کی ہمشیرہ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ جو عرصہ تین ماہ سے اُن کے پاس تشریف لائی ہوئی تھیں، واپس تشریف لے گئیں۔
- مورخہ ۲۶؍۵ آج ہمارے مدرسہ احمدیہ کے چند فارغ التحصیل طلباء مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے گئے۔ جملہ احبابِ جماعت سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔
- مورخہ ۲۱؍۵ کو قادیان اور اس کے مضافات میں شدید آندھی کے بعد کافی بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم میں خنکی پیدا ہو گئی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے ہیں۔ جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔

لہٰذا عہدہ دارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحبِ حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قسط ۲

جنوری ۱۹۷۲ء میں

حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کے

روح پرور و ایمان افروز حالات

از الحاج حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ مرحوم و مغفور

(ترتیب و پیش کش: محمد حفیظ بقاپوری)

محترم صاحبزادہ صاحب کے نام دوسرا خط مناسکِ حج کی ایمان افروز چشم دید تفصیل

الحاج محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم و مغفور نے مکہ معظمہ سے جو دوسرا خط محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام ارسال فرمایا وہ یکم فروری ۱۹۷۲ء کا تحریر فرمودہ ہے۔ اس میں بڑے ہی پُر لطف انداز میں مناسکِ حج کی تفصیل اور اس عرصہ میں بیتے ایمان افروز واقعات کا بیان ہے۔ حضرت الحاج مرحوم اپنے اس گرامی نامہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کو مخاطب کرکے تحریر فرماتے ہیں:

یکم فروری ۱۹۷۲ء

ہمارے پاسپورٹ اور حج ویزا کے مطابق ۵ رماہ حال کو ہمیں اس مقدس شہر کو الوداع کہہ کر جدّہ سے ۶ رکو پی آئی اے کے بوئنگ پر کراچی واپس ہو جانا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

مقاماتِ مقدسہ سے والہانہ عقیدت

مولا کریم نے تو ہم پر بے شمار فضل و احسان کئے۔ اس مقدس سفر کے مواقع عطا کئے زادِ راہ سے نوازا، صحت و طاقت بخشی اور اپنے دربار میں حاضری کا شرف بھی عطا فرمایا۔ مگر ہم رہیں کہ ؎

سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دیدِ گل نصیب
افسوس دن بہار کے یونہی گزر گئے!

جس طرح اپنے جسمانی وطن سے روانگی کے وقت طبیعت میں ملال ہوتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ شدید احساس اب اس روحانی وطن سے روانگی کے تصور سے بھی ہو رہا ہے یوں جی چاہتا ہے کہ زندگی کے بقیہ ایام دیارِ محبوب میں ہی گزاریں۔ بہت ہی پیاری بابرکت اور پُر رونق جگہ ہے گویا دونوں جہان کا چورستہ ہے۔ اور دین و دنیا کی ہر چیز میسر ہے۔ میں نے کتابوں، رسالوں اور سنی سنائی باتوں کی بناء پر ان مقدس مقامات کا جو نقشہ اپنے تصور میں باندھا ہوا تھا اس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں گنا زیادہ مشاہدہ کیا ہے۔ یہاں آنا ان بابرکت مقامات کی زیارت کرنا عبادات بجا لانا تو ہماری پیدائش کا مقصد ہے ہی مگر میں تو کہوں گا یہاں رسمی طور پر دن رات گزارنا بھی عین خوش نصیبی ہے۔

مناسکِ حج کی ادائیگی

مناسکِ حج کی رُو سے اس مقدس فریضہ کا گویا پروگرام ۸ ر ذی الحج سے شروع ہوتا ہے اس کے مطابق اس

مکہ سے منیٰ کا سفر

صبح کو تمام زائرین منیٰ کو روانہ ہو جاتے ہیں اور مکہ معظمہ کی تین چوتھائی آبادی اس گاؤں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں بے شمار مکانات بھی ہیں مگر زائرین کی بیشتر تعداد کے لئے حکومت کی الاٹ شدہ زمین پر معلمین ہزاروں کی تعداد میں مختلف سائز کے خیمے نصب کرتے ہیں جنہیں دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ایک جرّار لشکر خیمہ زن ہے۔ حکومت کی طرف سے پانی، صفائی اور پہرہ کا بہترین انتظام ہوتا ہے۔ متعدد کافی چوڑی پختہ سڑکوں پر موٹریں اور بسیں زائرین کو یہاں پہنچاتی ہیں۔ یہاں پانچ دن قیام کرنا لازمی ہے تین شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں اور قربانی کی جاتی ہے۔ ان گاڑیوں پر سفر کرنے اور خیموں میں قیام کے لئے معلمین حسب شرح کرایہ وصول کرتے ہیں۔ جب کہ متوسط الحال حاجی پیدل سفر کرتے ہیں اور سڑکوں کے کناروں پر واقعہ پہاڑوں پر قیام کر لیتے ہیں۔ یہیں مسجد خیف واقع ہے جسے حکومت نے بہت ہی خوبصورت اور شاندار تعمیر کیا ہے بجلی کی روشنی کا بہترین انتظام ہے۔ نہایت ہی نفیس طرز پر ہسپتال بھی موجود ہے اور ملک معظم کی عارضی رہائشی گاہ بھی۔

یہاں آنے کے لئے ہم نے معلّم کی وساطت سے ایک ٹیکسی کا انتظام کیا اور مختلف مقامات پر جانے اور واپسی کے لئے یکصد ریال فی کس کرایہ طے کیا ٹیکسی سات سیٹوں کی تھی اس لئے ہم تینوں کے علاوہ معلّم نے چار اور زائرین کا اسی شرح پر انتظام کرنا تھا۔

احبابِ جماعت سے ملاقات کا ایمان افروز تذکرہ

۸ ر کی صبح کو جب ٹیکسی ہماری قیامگاہ پر پہنچی تو اس میں چار زائرین تشریف فرما تھے جو کہ دو مردوں اور دو مستورات پر مشتمل تھے۔ رسمی سلام علیک کے بعد ہم بھی گاڑی میں بیٹھ گئے ہم سب گو اُن کے لئے اجنبی تھے مگر راستہ میں ان کی آپس میں گفتگو سے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ چاروں زائرین کافی تعلیم یافتہ بے حد شریف اور دیندار ہیں وہ نہایت شستہ اردو میں گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک والدہ منیر احمد کی نظر پاس بیٹھی ہوئی ایک محترمہ کی انگلی پر پڑی جس میں الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی چمک رہی تھی۔ اس نے جونہی اس انگلی کو چھوا۔ محترمہ نے جھٹ ہاتھ اندر کر لیا۔ اس پر زبیدہ نے کہا کہ آپ جس چیز کو چھپا رہی ہیں ہم تو اس کے پروانے ہیں۔ اس پر سارا راز کھل گیا۔ اور معلوم ہوا کہ

(۱) مکرم میر صلاح الدین صاحب ہیں (۲) اُن کی اہلیہ محترمہ ہیں (۳) مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب ہیں اور (۴) مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری کی دُختر نیک اختر ہیں۔

سبحان اللہ! ہمارے محسن خالق اور مالک نے اس مقدس مقام پر کیسے پیارے اور معزز ہمراہی ہمیں عطا فرمائے الحمدللہ۔ ہم نے بھی اپنا پتہ عرض کیا بہت خوش ہوئے اور سارا راستہ بڑی خوش اسلوبی سے طے ہوا۔

منیٰ میں قیام

منیٰ پہنچ کر ہم نے اپنے اپنے خیموں کا رُخ کیا۔ ہم نے خصوصی خیمہ لیا تھا جس کا پانچ دن کا کرایہ تین صد ریال ادا کیا۔ ہمارے مذکورہ بزرگوں کا خیمہ ہم سے کافی فاصلہ پر تھا۔ مگر ایک دوسرے کی خبر گیری اور تعاون ہوتا رہا۔ خیمہ میں سامان رکھنے کے بعد ہم نے خدا تعالیٰ کے ایک اور احسان کا مشاہدہ کیا۔ ہمارے خیمے سے بالکل متصل جو زائرین مقیم تھے وہ سب احمدی احباب تھے۔ (۱) ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب (مکرم ملک صلاح الدین صاحب کے بھائی) اُن کی اہلیہ محترمہ اور دُختر (۲) ڈاکٹر عطاءاللہ صاحب یہ بھی جدّہ میں رہتے ہیں۔ اور حکومت کے معزز عہدہ پر فائز ہیں۔ اُن کی اہلیہ محترمہ اور چھوٹا سا بچہ (۳) مکرم مولوی تاج دین صاحب قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دختر اور ان کے خاوند میر محمد صدیق صاحب۔ یہ بھی جدّہ میں اچھی پوسٹ پر ملازم ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور دوست کیپٹن بشیر احمد صاحب جو بحری جہاز سفینہ حجاج پر انجنیئر ہیں۔ اور پاکستانی سفارت خانہ میں مقیم تھے ان سے بھی اکثر ملاقات کا موقعہ ملتا رہا اور دینی اور دُنیاوی طور پر وقت بہت اچھا گزرتا رہا۔ الحمدللہ۔

عرفات میں ورود

مناسک کی رُو سے ۹ ر کی صبح کو عرفات کے میدان میں جاکر غروب آفتاب تک رہنا لازمی ہے۔ یہ مقام منیٰ سے تقریباً ۷ میل دُور ہے یہاں جبلِ رحمت (پہاڑ) واقع ہے۔ اس مقام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہاں آنے کے لئے بھی تین چار سڑکیں کافی چوڑی پختہ اور پہاڑوں میں چکر کاٹتی ہوئی حکومت نے تعمیر کی ہیں یہاں بھی بجلی، پانی، صفائی اور پولیس کا بہترین انتظام ہے اور بڑی خوبصورت اور وسیع مسجد مع مینار و منبر کے موجود ہے۔ اور منیٰ کی طرح معلّم تمام زائرین کے لئے خیموں کا انتظام کرتے ہیں۔ یہاں ظہر و عصر کی نمازیں قصر کے ساتھ جمع کرکے پڑھی جاتی ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے دن کا کھانا سب زائرین کو مفت دیا جاتا ہے۔ جس کا انتظام ہر معلّم اپنے حلقہ کے زائرین کے لئے کرتا ہے۔ ان میں دیانتدار معلّم تو بہت ہی عمدہ اور لذیذ بریانی سے تواضع کرتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کے معلّموں میں ایسا معیار نظر نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

(آگے صفحہ [illegible] پر ملاحظہ کیجئے)

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا گیارھواں کامیاب جلسہ سالانہ

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے سینکڑوں احباب کی شرکت۔ مرکزی مبلغین کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب فاضل مبلغ کیرنگ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کیرنگ کو اپنا گیارھواں جلسہ سالانہ ۷۔۸ رمئی کو نہایت احسن طور پر منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس سال کٹک میں صوبائی کانفرنس جون میں منعقد ہونے والی تھی۔ لیکن بعض وجوہ سے یہ کانفرنس اکتوبر تک ملتوی ہو گئی۔ اور مرکز کی طرف سے جلسہ سالانہ کیرنگ بھی اکتوبر تک ملتوی رکھنے کی ہدایت ہوئی۔ جس سے قدرتی طور پر احباب جماعت کیرنگ کو پریشانی ہوئی۔ لیکن الحمدللہ کہ اچانک مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی طرف سے اطلاع ملی کہ وہ ۸ رمئی سے صوبہ اڑیسہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کیرنگ کے دوستوں نے مقررہ تاریخوں پر جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور چند ہی روز میں ایک طرف مضافات کی جماعتوں کو اطلاع دے دی گئی اور مقامی طور پر تمام انتظامات بھی مکمل کر لئے گئے۔ الحمدللہ۔

اشتہارات۔ اخبار اور ریڈیو کے ذریعہ تشہیر

جلسہ کمیٹی کی طرف سے دو قسم کے پوسٹر اور اشتہارات شائع کئے گئے۔ اور مضافات کے گاؤں میں کثرت سے دیواروں پر چسپاں کرنے کے علاوہ جماعتوں کو بھجوائے گئے۔ اڑیسہ کے مشہور اخبار "سماج" میں اعلان کروایا گیا۔ اور آل انڈیا ریڈیو کٹک سے خبر نشر کروائی گئی۔

مبلغین کرام اور نمایندگان جماعت

نظارت دعوة و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق محترم الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی سے اور محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد سے تشریف لائے۔ اسی طرح کلکتہ سے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ۔ ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے۔ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کٹک۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ مکرم مولوی عبدالحق صاحب رانچی نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

علاوہ ازیں صوبہ اڑیسہ کے مندرجہ ذیل جماعتوں سے کثرت سے نمائندگان تشریف لائے۔ کرڈاپلی۔ سورو۔ بھدرک۔ تارا کوٹ۔ کٹک۔ غنچہ پاڑا۔ ارکو پٹنہ۔ پنکال۔ کوٹ پل۔ تالبر کوٹ۔ نرگاؤں۔ مانیکا گوڈا۔ تیاگڑہ۔ خوردہ۔ تاراکوٹ۔ سری پاڑ۔ راڈل کیلا۔ سونگھڑا۔ کینڈا پاڑا۔ جھارسو گوڑا۔ پودودار۔ اسی طرح موسی بنی مائننر بہار کے احباب نے شرکت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ گاہ

مسجد احمدیہ کے عقب کے وسیع و عریض میدان کو خوب سجایا گیا۔ بجلی کے قمقمے لگائے گئے۔ شاہراہ پر تین اونچے اونچے گیٹ تیار کئے گئے۔ جن پر اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا۔ اور Welcome وغیرہ لکھا گیا تھا۔

جلسہ کا آغاز

مورخہ ۷ رمئی کو صبح ۸ بجے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی کی صدارت میں پہلا اجلاس، خاکسار عبدالحلیم مبلغ کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔

تلاوت کے بعد محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ جھنڈا لہراتے وقت تمام حاضرین "ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم" پڑھتے رہے۔ کیرنگ کے فضائے آسمانی پر ۲۵ فٹ اونچائی پر جب لوائے احمدیت پورے شان کے ساتھ لہرا نے لگا تو نعرہ ہائے تکبیر سے کیرنگ کی فضاء گونج اٹھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تعارفی تقریر

بعدہٗ خاکسار نے تعارفی تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کیرنگ کی مختصر تاریخ بیان کی اور جماعت کی ایثار و قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی چند روز میں جماعت نے گراں قدر قربانی کی ہے۔ جس کی وجہ سے آج ۵۵ فٹ بلند مینار ہمارے سامنے کھڑا ہے۔ جس کا نام "منارة المحمود" رکھا گیا ہے۔ اس مینارہ کی بنیاد ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رکھی گئی تھی۔ لیکن ۱۵ فٹ بننے کے بعد کام رک گیا تھا۔ اب خاکسار کی تحریک پر دوبارہ بنایا گیا۔ اور اس کا کل خرچ احباب جماعت کیرنگ نے برداشت کیا۔ دعا ہے کہ خداتعالیٰ ان احباب کے اموال میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

منارة المحمود کا افتتاح

قابل ذکر بات یہ ہے کہ منارة المحمود کو سجانے کے لئے جماعت احمدیہ موسی بنی کو میں نے تحریک کی تھی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ موسی بنی نے منارة المحمود کو رنگین جھنڈیوں اور برقی بلبوں سے خوب سجایا تھا۔ یہ منظر رات کے وقت بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے منارة المحمود کا افتتاح فرمایا۔ اور بعض احباب سمیت منارہ کے اوپر جا کر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد نعرہ ہائے تکبیر سے فضاء گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریر

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین

دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

آپ نے اسلام سے قبل عرب کی حالت واضح طور پر بیان کی۔ اور گذشتہ سال سرزمین پاکستان میں احمدیوں پر کئے گئے ظلم و تعدی کا ذکر کرتے ہوئے موازنہ کیا۔ آپ نے اسلام کی امن بخش و صلح کن تعلیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے مسلمانوں نے خلاف تعلیم اسلام احمدیوں کو قتل کیا ان کے گھروں کو لوٹا اور جائیدادوں کو جلایا۔ حالانکہ احمدی اسلام کے لئے قربانی کرتے، قرآن شائع کرتے ہیں۔ سیرت پر کتابیں لکھتے ہیں۔ ممالک غیر میں مساجد کی تعمیر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مسلمان بناتے ہیں۔

محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن و احادیث سے متعدد دلائل پیش فرماتے ہوئے احسن رنگ میں اپنے مضمون کو بیان فرمایا۔ اور ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ آپ کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ نے ہستی باری تعالیٰ پر اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے بنگالی میں تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی اور ½۱۱ بجے دوپہر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوئم

آج کا دوسرا اجلاس ½۳ بجے دوپہر سے شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مولوی غلام مہدی ناصر صاحب نے کی اور نظم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے پڑھی اور مکرم غلام مہدی صاحب ناصر نے ایک اڑیہ نظم پڑھ کر سنائی۔

شری مان رادھا ناتھ رتھ ایڈیٹر اخبار سماج

اس اجلاس میں ہمارے معزز مہمان شری مان رادھا ناتھ رتھ ایم۔ ایل۔ اے۔ سابق منسٹر تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم مولوی امینی صاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے بتایا ۱۷ سال سے محترم جناب رادھا ناتھ صاحب سے ہمارے تعلقات ہیں۔ آپ سے ۱۹۵۸ء میں کٹک میں پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک وہ تقریباً ہر سال جلسہ پر تشریف لاتے ہیں۔ آپ کو مذہب سے پیار ہے۔ انہوں نے احمدیت کو قریب سے دیکھا۔ اور متاثر ہوئے۔ محترم مولوی صاحب نے فرمایا اس عرصہ میں ہم جب بھی ان کے پاس گئے تو انہوں نے بڑی عزت دی۔ خداتعالیٰ ان کو ترقیات عطا کرے۔ آمین

آپ نے آخر میں کیرنگ کی سڑک ٹھیک کرنے اور شفا خانہ کھولنے کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائی۔

جناب رادھا ناتھ رتھ ایڈیٹر سماج نے فرمایا کہ میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے آپ بھائیوں سے پھر ایک بار ملنے کا موقع ملا۔ بڑے بڑے ودوانوں سے ملنے کی توفیق ملی۔ آپ نے فرمایا آج پاکستان میں جو کچھ ہوا ہے اسلام اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ مذہب کے نام پر خون کرنا درست نہیں ہے۔ اسلام اس سے روکتا ہے۔ آپ نے پاکستان کے مسلمانوں کے ان مذموم افعال کی پرزور طریقے پر مذمت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حضرت محمد مہا پرش کی یہی تعلیم ہوتی تو دنیا میں اتنے لوگ مسلمان نہ ہوتے۔

اس کے بعد آپ نے اس جلسہ کو مبلغ ایک صد روپیہ بھینٹ کیا۔ خداتعالیٰ ان کو جزاء خیر عطا کرے۔ آمین۔

بعد ازاں مکرم بانی دھر مہا پاترا خوردھا روڈ نے تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم شمس الحق

صاحب معلم نے موعود اقوام عالم پر بہترین رنگ میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم فضل عمر صاحب مبلغ نے اجرائے نبوت پر اور مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے عشق رسول ؐ پر تقریریں کیں۔

عزیزہ رابعہ بصری اور عزیزہ بشیرہ بیگم سرور نے ایک نظم بہت ہی خوش الحانی سے پڑھی۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ بعض احباب نے خوش ہو کر انعام دیئے۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک عقائد احمدیت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بہت ہی احسن رنگ میں بیان کی۔ جس کا احباب پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ رات کے ۸½ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۸ مئی کو صبح ۸ بجے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کے زیر صدارت تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مکرم عبداللہ بلال نومسلم نے کی نظم مکرم شمس الحق صاحب معلم نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم عبدالحق صاحب معلم دانی نے اڑیہ زبان میں "کلنکی اوتار ہندو شاستروں کی روشنی میں" تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم بشیر خان صاحب تارا کوٹی نے اردو نظم پڑھی۔ اور مکرم مقصود علی نے بنگالی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سمپیرانند داس صاحب نے تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم برج نانیہ ست پتھی نے تقریر کی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے لمحہ فکریہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے باہر سے آئے ہوئے مسلمانوں سے التجاء کی کہ وہ غور کریں۔ اور سوچیں اور صداقت کو پرکھنے کے لئے کوشش کریں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کے دلوں کو کھولے اور احمدیت کے نور سے منور کرے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ اسی طرح آپ نے وفات مسیح اور ختم نبوت کے بارے بھی تفصیل سے بیان فرمایا۔ جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ یہ اجلاس ۱۲ بجے دوپہر بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

چوتھا اجلاس

آخری اجلاس چار بجے شام شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔

تلاوت قرآن مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کی۔ نظم مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم شمس الحق صاحب معلم کی تھی۔ آپ نے اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد پدم چرن ہوتا نومسلم نے تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار عبدالحلیم نے "جماعت احمدیہ نمائش گاہ عالم میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ شیخ سلیم الدین خان نے ایک اڑیہ نظم پڑھی۔

مکرم بینود دھر بلیار سنگھ منسٹر کی آمد اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

مکرم و محترم بینود دھر بلیار سنگھ صوبائی وزیر اُڑیسہ اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے دیر تک بیٹھ کر اجلاس کی کارروائی سنی۔ آخری تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں تقریباً ۱½ گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ وفات مسیح۔ اجرائے نبوت وغیرہ احسن رنگ میں بیان فرمایا۔ اور غلط فہمیوں کا جواب دیا۔ آپ جب تقریر فرما رہے تھے۔ تمام سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سُن رہے تھے۔ آپ نے اسلام اور امن عالم کے بارے میں بھی بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کا غیروں اور اپنوں پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں محترم وزیر صاحب سے کیرنگ کی سڑک درست کرنے اور شفا خانہ بنانے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ محترم وزیر صاحب نے اس مطالبہ کو مان لیا۔ اور فوری کام کرنے کے لئے وعدہ فرمایا۔ اور پھر اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایسی علمی تقریریں صرف احمدیوں کے جلسوں میں سننے کو ملتی ہیں۔ مولوی صاحب نے بڑی ہی پُر مغز اور معلومات سے بھرپور تقریر کی۔ بہت ساری نئی نئی باتیں سننے میں آئیں ہیں۔ آخر میں خاکسار نے جملہ احباب اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح دو روزہ جلسہ سالانہ بہت ہی کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مبلغین کرام کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مسجد احمدیہ میں روزانہ درس کا انتظام کیا گیا۔ مبلغین باری باری درس دیتے رہے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

تربیتی اجلاس

مبلغین کے قیام کیرنگ کے دوران چار مرتبہ تربیتی اجلاس ہوئے جس سے احباب کو کافی فائدہ ہوا۔ خدا تعالیٰ احباب کو صحیح احمدیت پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منوّرہ (بقیہ صفحہ)

عرفات میں خطبہ

سنت نبوی کی پیروی کے طور پر مقررہ وقت پر شیخ الاسلام صاحب خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ہمارا خیمہ چونکہ مسجد سے کافی دور تھا۔ اور ویسے بھی متعلقہ میدان زائرین سے پُر ہو چکا تھا اس لئے ہم سب اپنے خیمہ میں ہی جمع ہوئے مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دونوں نمازیں بھی قصر کے ساتھ جمع کر کے پڑھائیں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اور سب نے مل کر دعائیں بھی کیں۔

مزدلفہ کو واپسی اور وقوف

ہم اُسی مشترکہ ٹیکسی پر عرفات پہنچے تھے اور غروب آفتاب کے معاً بعد اُسی پر مزدلفہ کو واپس ہوئے عزیز شریف احمد جبل رحمت پہاڑ پر بھی چڑھا۔ مزدلفہ منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ہے۔ یہاں بھی بڑی وسیع مسجد نہایت خوبصورت بمع مینار کے واقع ہے مگر خیموں کا نام و نشان بھی نہیں ملتا زائرین اپنی اپنی موٹروں اور بسوں سے اُترتے ہی سڑکوں کے دونوں کناروں پر درویشانہ ڈیرے ڈال کر اپنا بوریا بستر زمین پر بچھا کر اپنے لئے مختصر سا گوشہ محفوظ کر لیتے ہیں۔ ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور معاً بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے قصر کے ساتھ پڑھائیں۔ مکرم پیر صاحب کی طبیعت چونکہ کھانسی اور زکام کی وجہ سے قدرے ناساز تھی اس لئے انہوں نے ذرا سی ٹیکسی کے اندر آرام فرمایا میرے لئے بھی زبیدہ اور شریف نے زمین پر آرام دہ بستر لگا دیا۔ تینوں محترم مستورات نے شریف سے خواہش کی کہ مسجد کی زیارت کے لئے ان کے ہمراہ جائے۔ مکرم مرزا صاحب بھی تیار ہو گئے۔ زبیدہ تو میری وجہ سے رک گئی مگر یہ چاروں مسجد کی جانب چلے۔ اور لاکھوں کے انبوہ میں گھس گئے۔

مکرم مرزا عبدالحق صاحب کا بچھڑ جانا

کوئی دو گھنٹہ کے بعد شریف دونوں معزز بہنوں کو ہمراہ لیکر واپس آگیا۔ اور یہ روح فرسا خبر سُنائی کہ محترم مرزا صاحب کا ساتھ چھوٹ گیا میں نے تلاش تو بہت کیا مگر ان دونوں بہنوں کو سلامتی سے یہاں پہنچانے آگیا ہوں اور اب پھر انکی تلاش کو جاتا ہوں۔ لیکن مزید دو گھنٹہ کے بعد ناکام واپس آگیا۔ میلوں کے رقبہ میں پھیلی ہوئی مخلوق میں اندھیری رات میں پتہ لگانا ناممکن تھا۔ اس حادثہ کی وجہ سے آپ خیال کریں کہ ہم سب نے رات کا بقیہ حصہ گویا کانٹوں پر گذارا اگر اطمینان کی کوئی صورت تھی تو یہ کہ ہمارے بزرگ ماشاء اللہ تعلیمیافتہ اور عربی دان ہیں نیز یہ کہ انکی جیب میں پیسے موجود ہیں۔

مزدلفہ سے منیٰ کا سفر اور مرزا صاحب کا آملنا

علی الصبح سارے انبوہ نے وہاں سے کوچ کیا اور ہم۔ بعوض منیٰ میں اپنے خیموں میں آگئے۔ دوپہر کے وقت اللہ کی مہربانی سے مرزا صاحب بھی شاداں و فرحاں تشریف لے آئے۔ اور بتایا کہ ساتھ چھوٹ جانے کے بعد رات کا کچھ حصہ تنور پر گذارا اور کچھ حصہ سمور میں گزارا۔

رمی جمار

۱۰ ذی الحج کو سات کنکریاں مارنا تھیں۔ مرزا صاحب اور بیگم صاحبہ نے تو کافی چاق و چوبند ہو کر شیطان پر لعنت کا وار کیا مگر ہم دونوں اور پروفیسر صاحب کی صاحبزادی کیطرف سے عزیز شریف احمد نے یہ مرحلہ طے کیا۔ قربانی کیلئے بھی یہ دونوں میاں بیوی قیام گاہ سے قریباً دو اڑھائی میل دور مذبح پر گئے اور یہ فرض ادا کیا ہم نے تو ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب سے اس طرح مشترکہ انتظام کیا کہ ۵ افراد وہ تھے اور تین ہم ایک گائے ۳۵۰ ریال میں خریدی اور ایک بکری ۵۰ ریال میں ذبح کرنے والے کو ۱۵ ریال دیئے اور اس جملہ ۴۱۵ ریال کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر لیا۔ میں نے تو مذبح دیکھا بھی نہیں۔ (باقی آئندہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے لڑکے نعیم احمد نے دہلی یونیورسٹی سے ٹی. سی. ای کا امتحان دیا ہے۔ جن کے ریزلٹ جون میں آنے والے ہیں۔ اسی سال کے میڈیکل کمپٹیشن میں بھی نعیم احمد بیٹھنے والے ہیں۔ ان کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں کہ خداوند کریم انہیں شاندار کامیابی عطا کرے۔ اور ان کا اڈمیشن اس سال میڈیکل کالج میں ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اس لڑکے کو دین اور اسلام کی خدمت کرنے والا کامیاب ڈاکٹر بنائے آمین۔

خاکسار۔ عذرا شمیم۔ آرہ بہار۔

۲۔ میں تقریباً تین ماہ سے بوجہ شوگر کی شکایت بارٹ اٹاک اور بلیڈ پریشر بیمار ہوں اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں خون جمع ہو کر سخت تکلیف ہے۔ دس قدم چلتا ہوں تو پاؤں برف کی مانند ٹھنڈا ہو کر شل ہو جاتا ہے مکمل شفایابی کے لئے جملہ احباب و درویشان کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

رشید احمد خان

صدر جماعت احمدیہ عادل آباد

درخواست دعا:۔ خاکسار کے بڑے لڑکے نے بی۔ ایس۔ سی۔ سیکنڈ ایئر کا امتحان دیا ہے اور چھوٹے لڑکے نے ڈپلوما انجینئرنگ فائنل ایئر کا امتحان دیا ہے ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار فاروقی احمد شاہ آباد

قادیان میں بابرکت جلسۂ یومِ خلافت کا انعقاد

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۵ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح مسجد اقصٰے میں زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے، جلسہ یومِ خلافت کی تقریب منائی گئی۔

مکرم مولوی نورالاسلام صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلی تقریر زیرِ عنوان "برکاتِ خلافت" مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف نے آیتِ استخلاف میں بیان شدہ خلافت کی دو برکات (۱) وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِینَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ (۲) وَلَیُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا پر روشنی ڈالتے ہوئے نشأۃِ اولیٰ میں اور پھر موجودہ زمانے میں جو کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا زمانہ ہے بتایا کہ خلفاء نے کس رنگ میں دینِ اسلام کو تمکنت بخشی اور کس طرح خوف کے حالات کو امن میں بدلا۔ اس تعلق میں چند ایک واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کا مسئلہ نہایت ہی اہم اور بے شمار برکات کا حامل ہے جس کا اعتراف اپنے تو کیا غیر اور اشد ترین دشمن بھی کر چکے ہیں۔

دوسری تقریر الحاج مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی زیرِ عنوان "سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت تاریخی واقعات میں" ہوئی۔ آپ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے جس میں حضورؐ نے اپنے اور خلفائے راشدین کے بعد ہونے والے جابر اور ظالم بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، بتایا کہ ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعتِ احمدیہ میں رائج خلافت وہی خلافت ہے جس کا ذکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں فرما چکے ہیں کہ "ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ"۔ بعدہٗ مولوی صاحب موصوف نے بعض تاریخی واقعات بیان کئے کہ کس طرح مخالفین نے جماعتِ احمدیہ کو یکسر مٹانے کی کوشش کی تھی، اور خلفاء نے کس رنگ میں جماعت کو صحیح سلامت غیر معمولی مخالفانہ حالات میں سے گزار کر ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔

آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس بشارت کا ذکر کیا جس میں حضور رضی اللہ عنہ نے خلافتِ ثالثہ کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر خلیفہ ثالث کے ساتھ حکومتیں بھی ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ بشرطیکہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہوئے کھڑا ہوگا۔ ہمسایہ ملک میں رونما ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے کس رنگ میں حضرت مصلح موعودؓ کی بشارت کو پورا فرمایا کہ مخالفین نے بین الاقوامی سازش کے تحت اسی رنگ کی مخالفت کی۔ اور جماعت کو ختم کرنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ذریعہ جماعت کو اس عظیم فتنہ میں سے بھی کامیاب و کامران نکالا۔ اور بجائے اس کے کہ جماعت ختم ہوتی دن رات ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا مالی اعتبار سے اور کیا تعداد کے بڑھنے کے اعتبار سے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ رُوح پرور پیغام سنایا جو حضور پُرنور نے احبابِ جماعت کے نام ۱۱ مئی ۱۹۷۵ء کو رقم فرمایا ہے۔

بعدہٗ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

حالات پر زمانے کے کچھ تو دھیان کرو
بے فائدہ نہ عمر کو یوں رائیگاں کرو

پڑھ کر سنائی۔

تیسری تقریر زیرِ عنوان "خلافت کی اطاعت سے ہر میدان میں خدا مدد کرتا ہے" مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی ہوئی۔ آپ نے مظفر نگر یو۔پی میں منعقدہ حالیہ کانفرنس کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مظفر نگر ایک ایسی جگہ ہے جو مخالفینِ احمدیت کے گڑھ دیوبند سے پندرہ میل کی دُوری پر واقع ہے۔ مظفر نگر میں کوئی مقامی احمدی نہیں۔ یو۔پی کی ارد گرد کی جماعتوں اور مرکز سے کافی تعداد میں احمدی احباب وہاں پہنچ ہوئے۔ وہاں کے مسلمانوں نے ہماری اس کانفرنس کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ہمارے اُن نوجوانوں پر جو مظفر نگر کی بستی میں یہ اعلان کرنے جا رہے تھے کہ جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام اس بستی میں ۲۴، ۲۵ مئی کو کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تائید میں تقاریر کی جائیں گی، لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ اور انہیں زد و کوب کیا۔ اُن کا خیال تھا کہ یہ لوگ ڈر کے مارے بھاگ جائیں گے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کے مظفر نگر میں موجود ہر بچے، بوڑھے اور نوجوان نے ان تمام تکالیف کو برداشت کیا۔ اور اپنے پیارے امام ہمام کے اس فرمان کی کہ تم تکالیف برداشت کرو اور مسکراؤ۔ مخالفین کی گالیاں سنو اور انہیں دعائیں دو، اطاعت کرتے ہوئے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور محض خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں اور اسی کی برکت سے یہ دو روزہ کانفرنس نہایت شاندار رنگ میں انجام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور ان کو قبول کرتے ہوئے کانفرنس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

چوتھی اور آخری تقریر زیرِ عنوان "الامام جُنَّۃٌ کی تشریح واقعات کی روشنی میں" مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ امام وقت ہر خطرہ اور بدامنی کے وقت "جُنَّۃٌ" یعنی ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اپنی جماعت کو اس رنگ میں ہر قسم کے خطرہ اور بدامنی کے وقت بچاتا ہے، ان کی حفاظت کرتا ہے کہ جماعت کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دَور میں اہلِ پیغام کی ریشہ دوانیوں اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دَور میں فتنہ احرار، پارٹیشن کے وقت جماعت پر آمدہ طوفان اور پھر خلافتِ ثالثہ میں گزشتہ سال جماعت پر آئے ہوئے مخالفت کے طوفان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان تمام ادوار میں جماعتِ احمدیہ کے خلفاء نے جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ نہ ٹوٹنے والے تعلق کے ذریعہ ایسی ڈھال کا کام دیا جس کا ذکر "الامام جُنَّۃٌ یقاتل من ورائہٖ" میں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔

بعدہٗ عزیز محمد یوسف صاحب انور نے محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر کی نظم ؎

نہ حسنِ مدعا پر ہے نہ شانِ ارتقاء پر ہے
بقائے عزتِ انساں خلافت کی بقا پر ہے

پڑھ کر سنائی۔

پروگرام کے آخر میں محترم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیۃ میں بیان فرمودہ بشارت کا ذکر کیا کہ قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت دائمی ہے۔ اس وقت منکرینِ خلافت کا دُنیا میں موجود ہونا ان کی کسی خوبی کی بناء پر نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ نے ان کو اس لئے باقی رکھا تا وہ دیکھیں اور عبرت حاصل کریں کہ امام اور خلیفہ کے تحت رہتے ہوئے جماعت کس طرح ترقی کرتی ہے۔

آخر میں آپ نے دُعا کروائی۔ اس طرح یہ مبارک تقریب نہایت ہی کامیاب رنگ میں انجام پذیر ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

پردہ کی رعایت سے مستورات بھی اس بابرکت جلسہ کی کارروائی سُنتی رہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور آئندہ آنے والی تمام احمدی نسل کو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رکھے اور اس کی برکات سے کماحقہٗ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: عنایت اللہ منڈاشی
خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری۔ فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۲۶ :۔ میں نصیر الدین قمر ولد مکرم مستری محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵۴ ہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اور منقولہ جائیداد میں ایک پرانی ریسٹ واچ ہے۔ جو اس وقت اندازاً مبلغ چالیس روپے کی ہوگی۔ اور اس کے علاوہ کوئی منقولہ جائیداد نہیں۔ میں فی الحال برسر روزگار نہیں ہوں کیونکہ ابھی تعلیم سے فارغ ہوا ہوں۔ جب بھی میں کوئی آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع بھی دوں گا۔ میں اپنی جائیداد مبلغ چالیس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ بھی اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع بھی دے دونگا۔ میری آمد جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اب صدر انجمن احمدیہ کی ۱۳۰/- روپے مشاہرہ پر ملازمت اختیار کر لی ہے۔

العبد۔ نصیر الدین قمر۔ گواہ شد۔ محمد دین مستری والد موصی۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد

وصیت نمبر ۱۴۲۷ :۔ میں منور احمد ناصر ولد مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵۴ ہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت ۱۳۰/- روپیہ مشاہرہ پر انجمن احمدیہ قادیان کے دفتر میں ملازمت کر رہا ہوں۔ بذریعہ ملازمت جو میری آمدنی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں جو بھی جائیداد پیدا کرونگا۔ یا آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد۔ منور احمد ناصر۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔ گواہ شد۔ منیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۴۳۱ :۔ منکہ نصرت پروین بنت مکرم محمد سعید صاحب انور قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۴ ہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت علم حاصل کر رہی ہوں میرے پاس ایک جوڑی کان کے بندے اور رنگ RING وزنی ایک تولہ طلائی زیور ہے جس کی قیمت اس وقت ۷۰۰/- روپے ہے۔ اور مجھے والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اور آمدن پیدا ہوگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ نصرت پروین۔ گواہ شد۔ محمد سعید انور والد موصیہ۔ گواہ شد۔ مرزا منور احمد۔

وصیت نمبر ۱۴۳۲ :۔ منکہ بشریٰ بیگم بنت محمود احمد صاحب مبشر قوم گوندل۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵۴ ہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی مجھے کوئی آمدنی ہے۔ البتہ عارضی طور پر کبھی کبھی سکول میں لگایا جاتا ہے۔ میں اپنی اس عارضی سروس کی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کروں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی آمدن یا کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ یا آمدن پیدا کرونگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم۔ گواہ شد۔ رانا محمود احمد مبشر والد موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد سعید انور۔

وصیت نمبر ۱۴۳۳ :۔ منکہ سہیلہ پروین زوجہ سید محمد سلیمان صاحب بہاری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵۴ ہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے۔ البتہ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ پازیب نقرئی قیمتی ساٹھ ۶۰/- روپے۔ ۲۔ کانٹے طلائی قیمتی ۱۲۰/- روپے۔ ۳۔ ٹیکہ طلائی مالیتی یکصد چالیس ۱۴۰/- روپے۔ ۴۔ ایک عدد لاکٹ طلائی مالیتی یکصد بیس ۱۲۰/- روپے۔ ۵۔ سلائی مشین مالیتی چالیس ۴۰/- روپے کل مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپے ۱۵۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے یا کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل ہو تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے موقعہ پر جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ حسب حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکی ہونگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ سہیلہ پروین۔ گواہ شد۔ محمد سلیمان بہاری۔ گواہ شد۔ مرزا منور احمد درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۴ :۔ منکہ امۃ المتین زوجہ مکرم محمد ذکریا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر دسمبر ۱۹۷۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ تاحال کچھ نہیں ہے۔ جب پیدا ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ مہر جو بذمہ خاوند ہے۔ ۷۰۰/- روپے۔ ۲۔ زیورات (گلے کے ہار کانٹے۔ کڑے۔ انگوٹھیاں وغیرہ) کل ۲۰ تولے۔ قیمتاً ۱۰۰۰۰/- روپے۔ ۳۔ گھڑی ۱۵۰/- روپے۔ میزان ۱۷۸۵۰/- سترہ ہزار ایک سو پچاس روپے۔

کل جائیداد منقولہ مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی جائیداد پیدا کروں گی یا جو بھی آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ المتین فرزانہ۔ گواہ شد۔ محمد ذکریا یادگیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الصمد یادگیر۔ (بحروف انگریزی)

درخواستِ دُعا

(۱) ۔ مکرم غلام حسین صاحب آف فتح پور کا کاروبار خراب ہو گیا ہے انہوں نے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی بخشے آمین۔

خاکسار : اسلم خان احمدی۔ فتح پور۔ یو۔پی

(۲) ۔ خاکسار اور خاکسار کے بھائی دونوں کے ہاں اولادِ نرینہ نہیں ہے تمام احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمیں صحت و سلامتی والی نیک نرینہ اولاد سے متمتع کرے آمین۔

خاکسار : غلام نبی سیکرٹری جماعت احمدیہ بڈھانوں (صوبہ جموں و کشمیر)

مظفر نگر میں جماعت ہائے احمدیہ یوپی کی کامیاب کانفرنس

بقیہ رپورٹ صفحہ (۲)

خدا تعالےٰ ہر زمانہ میں اپنے ایک بندے کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جو اس کی مدد کرے گا اس کو خدا کی تائید حاصل ہو گی۔ اور جو نہیں کرے گا خدا اُس کو ناکام کرے گا۔ اگر وہ سچا نہ ہو تو خدا خود اس کو ہلاک کرتا ہے۔ اور وہ ناکام و نامراد رہتا ہے۔ آپ نے جماعت کی ترقی کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اس جماعت میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہیں اور ہو رہے ہیں۔ مخالفت اجتماعی اور انفرادی ہوتی رہی ہے اور ہو رہی ہے۔ لیکن جو خدا کی طرف سے آتا ہے اس کو نہ افراد اور نہ حکومتیں مٹا سکتی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ منی لعنتیں ہوں گی لیکن میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ آج جو ہمارے مخالف ہیں کل وہ ہمارے ساتھ شامل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے حقیقی اسلام کے بیج یہاں بکھیر دیئے ہیں۔ ہم پیار اور محبت اور خوشبو پھیلانے آئے ہیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں خدا تعالےٰ آپ کے قلوب کو کھولے۔ اور ہماری مساعی مقبول ہوں۔ اور آپ کے دل ہم جیت لیں۔ ہم اس جلسہ کا اختتام دُعا پر کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ سچائی بہر حال غالب آئے گی اور اسلام کا بول بالا ہو گا۔!

آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حکام ضلع۔ پولیس فورس۔ ڈی۔ ایم صاحب۔ ایس۔ پی صاحب اور ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح یہ دو روزہ سالانہ کانفرنس بفضلہ تعالیٰ سوا بارہ بجے شب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شدید مخالفت کے باوجود اس کانفرنس کا کامیاب ہو جانا مخالف مولویوں کی زبردست شکست اور ناکامی کا باعث بنا۔ کیونکہ انہوں نے اس علاقہ میں ہر ذی اثر لوگوں کے ذریعہ سے ہماری اس کانفرنس کو روکنے کے لئے کوئی کسر باقی نہ رہنے دی تھی۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دو روزہ کانفرنس کامیاب ہوئی۔

کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد رات کو ہی تین دیوبندی مولوی صاحبان تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تشریف لائے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک مکرم مولوی عبد الحی صاحب فضل ان کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔ بعدہٗ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی سے مسئلہ وفاتِ مسیح پر قریباً ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات ہوا۔ اور یہ مجلس قریباً دو بجے ختم ہوئی۔ ان مولوی صاحبان کی خواہش پر ان کو احمدیہ لٹریچر بھی مطالعہ کیلئے دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے خوشکن نتائج و اثرات ظاہر فرمائے اللّٰھم آمین ٭

تعزیتی قرار دادیں

حضرت سید وزارت حسین صاحب مرحوم اُوڑیسہ کی وفات پر جماعتِ احمدیہ مونگھیر و بنگلور کی طرف سے تعزیتی قرار دادیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدمِ گنجائش ان کے متن شائع کرنے سے معذرت ہے۔ صرف نام دے کر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

ولادت

خاکسار کے برادرِ نسبتی عزیزم عبد القیوم صاحب میر (ہیلتھ انسپکٹر) ساکن بھدرواہ (جموں) کو ۱۲ مئی کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام "عبد الرشید" تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس بچے کے مبارک ہونے کیلئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین درویش قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ ناصرہ بیگم اکثر دردِ شکم میں مبتلا رہتی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے تمام بزرگانِ سلسلہ سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: صغیر احمد متعلّم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

اِعلاناتِ نکاح

★ ـــــ مورخہ ۲۸ مئی ۷۵ء کو بعد نمازِ عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں مکرم ڈاکٹر عبد الباسط صاحب جاوید ایم۔ بی بی۔ ایس ابن مکرم عبد الستار صاحب ساکن بنارس چھاؤنی کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر ناصرہ بیگم رضوانہ صاحبہ بی۔ اے۔ بی ایڈ۔ ایم۔ بی۔ ایچ۔ ایس (ہومیو) بنت مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب ساکن بنگلور ـــــ اور مکرم بی۔ ایم کریم احمد صاحب مولوی فاضل۔ بی کام ابن مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب ساکن بنگلور کا نکاح ہمراہ شہلاء نسرین صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم عبد الستار صاحب ساکن بنارس چھاؤنی پڑھا۔ بعدہٗ الحاج حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے دعا فرمائی۔ احبابِ کرام سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

اس خوشی میں مکرم عبد الستار صاحب نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں اور مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں اور محترم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ بنگلور نے اعانتِ بدر میں دس روپے، شکرانہ فنڈ میں دس روپے اور صدقہ دس روپے ادا فرمائے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ ہر دو نکاحوں میں حق مہر پانچ پانچ ہزار روپے مقرر کیا گیا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

★ ـــــ مورخہ ۱۶ مئی ۷۵ء جمعۃ المبارک کو خاکسار نے بمقام سملیہ ضلع رانچی (بہار) میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا:-

(۱) ـ عزیزہ شہناز بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد تاج علی صاحب ساکن بہرہ حال جمشید پور کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم شمیر احمد صاحب ولد پلٹو ساکن سملیہ ضلع رانچی بعوض مہر گیارہ صد روپے ایک اشرفی۔

(۲) ـ عزیزہ زاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد تاج علی صاحب ساکن بہرہ حال جمشید پور کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم نثار احمد صاحب ابن مکرم اسد علی صاحب ساکن سملیہ ضلع رانچی بعوض مہر مبلغ گیارہ صد روپے ایک اشرفی۔

(۳) ـ عزیزہ نجمہ خاتون صاحبہ بنت مکرم اسد علی صاحب ساکن سملیہ ضلع رانچی کا نکاح عزیز مکرم اظہار علی صاحب ولد مکرم محمد تاج علی صاحب ساکن بہرہ حال جمشید پور کے بعوض مہر گیارہ صد روپے ایک اشرفی۔

احبابِ کرام دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہر سہ خاندانوں کے لئے یہ تینوں رشتے مبارک و مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ اس خوشی میں مندرجہ ذیل دوستوں نے جو رقوم ادا فرمائیں اس کی تفصیل یہ ہے:-

نام	درویش فنڈ	اعانتِ بدر	وقفِ جدید
مکرم محمد تاج علی صاحب	پانچ روپے	پانچ روپے	ایک روپیہ
〃 اسد علی صاحب	〃 5/- 〃	〃 〃 5/- 〃	—
〃 پلٹو صاحب	ــــ	〃 〃 5/- 〃	—

خاکسار: سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقفِ جدید نزیل سملیہ۔ رانچی۔

★ ـــــ مورخہ ۲۸ مئی ۷۵ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ فرحت بیگم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ساکن امریکہ مبلغ -/1500 روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

اس موقع پر خاکسار نے مبلغ -/5 روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ احبابِ جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار: منیر احمد صدیقی قادیان

لازمی چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں

اِخلاص اور قربانی کا اعلیٰ مظاہرہ کرنیوالی جماعتیں

جنہوں نے نوّے فیصد۔ سَو فیصد یا اس سے زائد ادائیگی کرکے مرکز سے عمدہ تعاون کیا!

جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ !!

یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ بھارت کی اکثر جماعت ہائے احمدیہ نے گزشتہ مالی سال ۷۵-۱۹۷۴ء میں چندہ جات کی ادائیگی کے سلسلہ میں بہت ہی عمدہ تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور ابتلاؤں اور فتنوں کے اس سال میں اپنے فرض کا حقیقی احساس کرکے خدمت و اشاعتِ اسلام کے لئے قربانی کی ہے۔ نظارت ہذا ان تمام جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال اور دوسرے عہدیداران اور تمام افراد کی خدمت میں شکریہ پیش کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے اموال و اخلاص میں برکت دے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

سَو فیصد یا زائد ادا کرنیوالی جماعتیں

صوبہ یو۔پی و راجستھان

میرٹھ۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ گونڈہ۔ بھدرہی۔ بنارس۔ راٹھ۔ سانڈھن۔ جے پور۔ فیض آباد۔ اُودے پُور۔

صوبہ بہار

پٹنہ۔ خانپور ملکی۔ جمشید پور۔ پکوڑ۔

صوبہ بنگال

گاتلہ۔ کیتھا۔ ڈائمنڈ ہاربر۔

صوبہ اُڑیسہ

چودوار۔ کرڈاپلی۔ پنکال۔ بھبنیشور۔ مانکاگوڑا۔ نیا گڑھ۔ روڑکلہ۔ سورو۔ خوردہ۔ غنچہ پاڑا۔ تالبر کوٹ۔ برہم پور۔

صوبہ آندھرا

وڈمان۔ چندا پور کاماریڈی۔

صوبہ کرناٹک

شیموگہ۔ سورب۔ ہبلی۔ تیماپور۔

صوبہ کیرلہ و مدراس

کالی کٹ۔ کوڈالی۔ پینگاڈی۔ کروناگاپلی۔ آدی ناڑ۔ کرولائی۔ کیتانور۔ کڈلائی۔ پورٹ بلیر (انڈمان)

صوبہ کشمیر

ناصر آباد۔ یاڑی پُورہ۔ سری نگر۔ ہاری پاری گام۔ اونہ گام۔ بھدرواہ۔ چارکوٹ۔ نونہ مئی۔

نوّے تا سَو فیصد ادا کرنیوالی جماعتیں

صوبہ بہار و یو۔پی

دھوبھنڈار۔ مظفر پور۔ موسیٰ بنی مائینز۔ علی پور کھیڑہ۔

صوبہ مدراس

مدراس۔ میلاپالیم۔ ساتان کیلم۔

صوبہ کیرلہ

ٹیلی چری۔ ائرا پورم۔ موگرال منجیشور کمبلا۔ موریاکنز۔

صوبہ آندھرا

سکندر آباد۔ گوری دیوی پیٹ۔

صوبہ اُڑیسہ

سُونگڑہ۔ کیرنگ۔

صوبہ کشمیر

رشی نگر۔ شوپیان۔ ترکہ پورہ۔ سلواہ۔

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ سنہ ۱۹۷۵ء

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گزارش

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نظارت امور عامہ قادیان کی طرف سے جلسہ سالانہ ربوہ کے قافلہ کی منظوری کے لئے وزارتِ خارجہ بھارت سرکار کی خدمت میں ابھی سے درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ لہذا اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

کیونکہ اس سلسلہ میں متعدد مشکلات میں سے گزرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر سب سے پہلا مرحلہ انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوانے کا ہے۔ ہر دوست کو مقامی طور پر اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ اگر یہ پاسپورٹ بن جائے تو اس میں پاکستان کے اندراج کے لئے الگ سے کارروائی کرنی ہوگی۔ اس کے بعد سوس ایمبیسی (SWISS EMBASSY) کے ذریعہ ویزا لینے کی کارروائی کرنی ہوگی۔ کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ بہرحال اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب اپنی اپنی جماعت کے امراء اور صدر صاحبان کی وساطت سے ان کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ درخواست دہندگان کی تعداد کو قافلہ کی محدود تعداد کے مطابق ترتیب دے کر فہرست کو آخری شکل دی جا سکے۔

انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوانے کی کارروائی ہر دوست کو مقامی طور پر شروع کرنی ہوگی۔ اس سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں اعلان شائع ہوتے رہیں گے۔ فی الحال ابتدائی اطلاع کے طور پر یہ اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر قسم کی مشکلات کے ازالہ کے لئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ٭

ناظر امور عامہ قادیان

اللہ غنی ہے!

اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ ہم ہی اس کے محتاج ہیں۔ رضائے الٰہی کے حصول کے متمنی ہیں۔ جس کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے اموال صرف کئے جائیں۔ تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ جس کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا، مخالفینِ احمدیت کی ساری مخالفتوں کا انسداد ہوا۔ اور یورپ، امریکہ اور افریقہ میں احمدیہ مشنوں کے جال بچھائے گئے۔ اور قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔ اور ان ممالک میں مساجد تعمیر کی گئیں۔ اور لاکھوں نفوس نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کا منوّر چہرہ دیکھا۔ اور عیسائیت کو شکستِ فاش ہوئی۔ ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ اور آپ جیسے دل کے غنی مخلصین کے اموال مطلوب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے ..... جب تمہارا سخی ..... جب تمہارا بخشنہار ربّ تمہارے دروازے پر آکر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدّ نظر ہوتا ہے۔" (خطبہ ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

اللہ تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مرمّت مقاماتِ مقدّسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسُول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان